Negotiations 1:3 (2021) pp. 44-53 **ISSN: 2789-293X**

اسوہ حسنہ اور مغربی ذہن کے اشکالات ....استشراقی فکر کے تناظر میں

تحقیقی وتنقیدی جائزہ

Western Understanding of the Sirah of the Holy Prophet (PBUH) with Orientalistic Approach.... A Critical Analysis

Fozia Fiaz
HoD, Assistant Professor, Islamic Studies University of Sialkot.
Ammara Tabassum
Assitant Professor I.R. Department, University of Sialkot.
Naeem Qaiser Alazhari
Lecturer Islamic Studies, University of Sialkot.

KEYWORDS

Sirah
West
Intellectual Evolution
Perplexity

DATES

Received	06-10-2021
Accepted	03-12-2021
Published	21-12-2021

QR CODE

ABSTRACT

Western mind always remains muddled to fathom the Islamic belief "Prophethood" but it is grand reality that the West has contributed a lot in "Sirah Writing" from 17th to the present age. Although, in primary literature, Western scholars have delineated their abhorrence in this regard, without any research analysis. They usually used to twist the facts and misinterpret the text in attempt to sustain their assumption under their own perception. In the present age, literary change is seen in Western Writings that scholars have admired categorically the demonstrative Personality of Mohammad (PBUH) as well as they have praised his attributes as authoritative leader, Reformer, Peace maker etc. It will discuss the changes which were seen in Western writings about Sirah and analysis the causes and facts accordingly. It will also throw light on the Western assumption about Prophet Muhammad (PBUH); which has been prevailed in their writings before 19th even changed now. Islam is religion of Peace and Prophet of Islam has sent as" Blessing for All the Universe" from God Almighty so the question is what are the motives to bring forward theses western suppositions in this regard and at what extent it will affect? It will be discussed through comparative analysis among the Sirah books by Western Scholars Maxim Rodinson, Karen Armstrong and Michael Cook.

DOI: https://doi.org/10.54064/negotiations.v1i3.29

تعارف

محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کائنات کی وہ واحد ہستی ہیں جن پر ہر زبان اور ہر مذہب کے پیروکاروں نے قلم اٹھایا علماء مغرب جنھیں مستشرقین کہا جاتا ہے، نے بھی پیغمبر اسلام کی قائدانہ ومدبرانہ صلاحیتوں کا اعتراف کیا لیکن منصب نبوت سے متعلق مفروضات نے جہاں ان کی تحقیق کو متہم کیا وہیں اسلام

کے اس بنیادی عقیدے سے متعلق تشکیک وابہام کا راستہ بھی کھلا۔ اس مقالے میں اکیسویں صدی کے مشہور مستشرقین جن کی سیرت ﷺ پر کتب کو دنیا بھر میں مقبولیت حاصل ہوئی کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا جائے گا تاکہ نبوت سے متعلق مغربی تفہیم اور محمد ﷺ کی پیغمبرانہ حیثیت کو واضح ہو۔

سابقہ لٹریچر کا جائزہ:

یوں تو مغرب میں مطالعہ اسلام اور سیرت نگاری کے حوالے سے انیسویں صدی میں باقاعدہ تصانیف کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جس کے رد عمل میں مسلمان اہل علم کی جانب سے تنقیدی جائزے کی بنیاد بھی رکھی جاچکی تھی کتب سیرت میں شبلی نعمانی کی "سیرۃ النبی"، پیر کرم شاہ الازہری کی "ضیاء النبی"، محمد حسین ہیکل کی "پیغمبر اسلام"، ڈاکٹر حمید اللہ کی "پیغمبر اسلام"، سید سلیمان ندوی کی "مقالات سید سلیمان"، ڈاکٹر ثناء اللہ ندوی کی "علوم اسلامیہ اور مستشرقین"، ڈاکٹر عبد القادر جیلانی کی "اسلام، پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر، عبد العلیم احراری کی "سیرت النبی اور مستشرقین" سید صباح الدین کا مرتب کردہ نامور اہل علم کے مقالات کا مجموعہ "اسلام اور مستشرقین" شامل ہیں۔ اس مقالے میں بالخصوص انیسویں صدی میں منصب نبوت کے حوالے سے مغربی ذہن کے اشکالات وفکری ارتقاء کو بیان کیا جائے گا۔

اسلام اور مغرب میں فکری و نظری تفاوت ہمیشہ سے موجود رہا ہے کیونکہ دین اسلام کا منبع و سرچشمے کی بنیاد وحدانیت اور عقیدہ نبوت کی پروردہ ہے جب کہ مغربی معاشرہ مادیت پرستی اور عقل پرستی کا مرہون منت ہے چنانچہ فکری و نظری اختلافات کا موجود ہونا ایک فطری امر ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مغرب ہمیشہ پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق اپنی سوچ کا اظہار کرتا آیا ہے جس کا ثبوت ہمیں اکیسویں صدی سے قبل ان کی تحاریر میں ملتا ہے۔

اکیسویں صدی سے قبل سیرت ﷺ سے متعلق مغربی مؤقف:

آٹھویں صدی سے مغربی مؤقف تحریری طور پر سامنے آنا شروع ہوا جس میں پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق محض قیاس پر مبنی غیر تحقیقی رجحان دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس میں مغربی ذہن "عقیدہ نبوت" کو غیر تحقیقی بنیادوں پر نبوت کا انکار غیر سنجیدہ انداز میں کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اگرچہ ان کتب کی عبارات قابل نقل نہیں ہیں مثلاً یوحنا دمشقی (676-749) نے فلسطین کے گرجا گھر میں بیٹھ کر کتب لکھیں۔[1] فرانسیسی مصنف ہنری دی کاستری نے اپنی کتاب میں مغربی ذہن کی عکاسی کرتے ہوئے ان خرافات کی نشاندہی کی جو پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق مشہور کی گئیں۔[2] ایولوگس (متوفی 859) نے غیر سنجیدہ انداز میں اپنی فکر کا اظہار کیا۔[3]

اسلامی لٹریچر چونکہ عربی زبان میں تھا جس سے اہل مغرب ناآشنا تھے اور مذکورہ مغربی تصانیف میں کسی مستند ذریعہ معلومات سے استفادہ نہیں کیا گیا لہٰذا انہیں علمی و تحقیقی اعتبار سے اہمیت نہیں دی جاسکتی۔

---

[1] محمد احمد دیاب، **اضواء علی الاستشراق والمستشرقون** (مصر: وکالۃ الأهرام للتوزیع، 1998ء)، 15۔

[2] Matthew Paris, *Roger of Wendover's History* (London: J. Haddon Printers, Castle street Finsbury), Vol-1, 74.

[3] Reinhart Pieter Anne Dozy, *Spanish Islam* (London: Chatto & Windus Press, 1913),79.

دور حاضر میں سیرت کی مغربی تفہیم:

انیسویں صدی مغربی فکر میں انقلاب کی صدی تھی جو سیرت نگاری سے متعلق منظر عام پر آئی، جس میں مغربی مفکرین سے پیغمبر اسلام ﷺ کی شخصی حیثیت کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے اسلام اور مغرب کے درمیان موجود تناؤ کو ختم کرنے کی کوشش کی مثلاً کیرن نے اسی وجہ سے سیرت پر کتاب تصنیف کی۔[4] جس میں محمد ﷺ کی قائدانہ صلاحیتوں، سیاسی بصیرت کو سراہا گیا۔

"As a skillful Arab politician, Muhammad knew how to use the rules of the tribal system to his own advantage"[5]

مائیکل کک نے بھی محمد ﷺ کی سیاسی و دفاعی حکمت عملیوں کی تعریف کی اور ان کی قائدانہ سمجھ بوجھ کا قائل دکھائی دیا۔

"Muhammad's years in Madina were also important in more narrowly religious terms, they saw a spread of his religion closely associated with his military success"[6]

تھامس کارلائل بھی محمد ﷺ کے خلوص اور شائستگی سے متاثر ہو کر انہیں اپنی کتاب میں 100 ہیرو شخصیات میں اول نمبر پر رکھتا ہے اور لکھتا ہے کہ محمد صرف جلیل القدر انبیاء میں سے ہی نہیں بلکہ سچے ترین انسان ہیں جو خرافات و اتہامات کا پلندہ مغرب نے ان کے لیے گھڑا وہ ہرگز اب قابل قبول نہیں یہ ہمارے (مغرب) کے لیے باعث عار ہے اور قابل افسوس ہے۔[7] اسی بات کی تائید میکس ویبر بھی کرتا نظر آتا ہے۔[8] پیغمبر اسلام کے سیاسی اور معاشرت مصلح ہونے کا اعتراف ان سے ماقبل ہیوبرٹ گرائم، مارگولیتھ، پرنس کائتانی، منٹگمری واٹ، ارنلڈ اور ٹائن بی نے بھی کیا ہے۔[9]

محمد رسول ﷺ کے نبی ہونے پر مغربی ذہن کے اشکالات:

نبوت کا تعلق چونکہ عالم غیب اور ماورائے عقل محسوسات سے ہے جس کو کسی منطقیت اور مادیت کے پیمانے میں نہ ہی ناپا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی کیمیاوی تجربہ گاہ میں تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ نبوت نہ ہی عقل کے احاطے میں آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی ذہن انسانی اس کا ادراک کرسکتا ہے۔ اس یقین اور بے یقینی کے درمیان صرف ایمان ہی حائل ہے۔ مغربی ذہن جب منصب نبوت کو احاطہ عقل میں لانے کی کوشش کرتا ہے تو نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی عقل و استعداد سے اس کی کوئی تاویل کرے اور اس کی حقیقت کو ہی بدل دیتا ہے اگرچہ وہ انصاف پسند محقق ہونے کا کتنا ہی دعویٰ ہی کیوں نہ کرے۔ مذکورہ امثال میں مغربی مصنفین یوں تو محمد ﷺ کی قائدانہ صلاحیتیوں، سیاسی و عسکری بصیرت، شخصی و عقلی خوبیوں کو مانتے نظر آتے ہیں لیکن محمد ﷺ کی انسانی خوبیوں میں رطب اللسان نظر آنے والے جب آپ ﷺ کی نبوت پر بات کرتے ہیں تو ان کے اشکالات بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ مور خانہ نقطہ نظر اور مخصوص مغربی نہج کی وجہ سے سیرت نگاری پر قلم اٹھاتے ہوئے منصب نبوت کی جمالیات اور جوہر نبوت کی حقیقت کو جاننے سے قاصر رہتے ہیں چاہے ان کا تعلق کسی بھی خطے، سرزمین سے ہو۔ مغربی ذہن میں کچھ فکریں مشترک نظر آتی ہیں مثلاً:

---

[4]Karen Armstrong, *Muhammad: A Prophet for Our Time* (New York: Harper Collins, 2006), 7.
[5]Karen Armstrong, *Muhammad: A Biography of the Prophet* (London: Phoenix Press, 2001), 277.
[6]Armstrong, *Muhammad*, 23.
[7]Thomas Carlyle, *On Heroes, Hero-Worship, and The Heroic in History* (Newyork: Longmans, Green and Co, 1906), 25.
[8]Max Weber, *The Sociology of Religion* (Massachusetts: Beacon Press, 1993), 47.
[9]پروفیسر سید حبیب الحق ندوی، **اسلام اور مستشرقین** (انڈیا: دار المصنفین شبلی اکیڈمی، 1974ء)، 26۔

- منصب نبوت سے عدم فہم
- مورخانی نقطہ نظر
- سائنٹفک طریقہ کار
- مخصوص مغربی فکر
- منتخب مستشرقین کی نبوت سے متعلق آراء کا تقابلی جائزہ
- پیغمبر اسلام کی سیاسی و عسکری بصیرت اور مغربی فکر

پیغمبر اسلام کی قائدانہ بصیرت کو مغربی مصنفین نے دل کھول کر سراہا۔ کیرن آرم سٹرانگ نے لکھا:

"Muhammad has been a familiar figure up to this point. Having endured years of persecution and defeat, he has been a Prophet unrecognized in his own country. But after the hijra Muhammad became spectacular success, politically as well as spiritually and the Christian west always distrusted this aspect of his career.[10]

کیرن نے رسول اللہ ﷺ کی بے مثال عسکری و قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی سیاسی بصیرت کو بھی برملا سراہا۔ ایک جگہ لکھتی ہے کہ محمد ﷺ اپنی سیاسی دور اندیشی کی وجہ سے اپنے قبیلے کے لوگوں کو اپنے دین کی طرف راغب کرنے میں پر امید نظر آتے تھے۔[11]

وہ خطے میں پائیدار امن کے خواہاں تھے اسی لئے انہیں مقاطعہ قریش جیسی دشواریوں کا سامنا بھی کرنا پڑا طاقت کے اظہار کے لیے پیغمبر اسلام نے کبھی تلوار کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا بلکہ محض قیام امن کے حصول کے لیے جنگیں لڑی گئیں۔[12]

No radical, social and political change has ever been achieved without bloodshed and because Muhammad was living in the period of confusion and disintegration. Peace could be achieved only by the sword.[13]

مذکورہ حوالے میں کیرن نے لکھا کہ تاریخ میں کوئی بھی سیاسی و سماجی انقلاب بغیر خون ریزی کے رونما نہیں ہوا مگر محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے جب بھی تلوار اٹھائی اپنے دفاع کے لیے اٹھائی۔ یہاں کیرن عیسائیت کے اس نظریے کا رد بھی کرتی نظر آتی ہے جس میں وہ سیاست و مذہب کو الگ کرتے ہوئے پیغمبر اسلام ﷺ کی عسکری مہمات کو ایک "جنگجوانہ عمل" قرار دیتے ہیں اسی نظریے کی تائید آج مغرب کرتا ہے۔[14]

مائیکل کک اور پیغمبر اسلام ﷺ کی سیاسی بصیرت:

مشہور امریکی مفکر، دانشور اور تھنک ٹینک اپنی کتاب "Mohammad (Past Masters)" میں توحیدی سیاست کے نام سے باقاعدہ ایک باب قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے: محمد ﷺ کی زندگی میں نبوت اور سیاست کا امتزاج ہے۔ کیونکہ ان کی کامیاب سیاسی حیثیت نے پیغمبرانہ مقام کو تقویت بخشی۔

---

[10]Karen Armstrong, *Muhammad: A Biography of the Prophet* (London: Phoenix Press, 2001), 164.
[11]Ibid, 107.
[12]Ibid, 165.
[13]Ibid.
[14]Karen Armstrong, *Muhammad: A Prophet for Our Time* (New York: Harper Collins, 2006), 125.

The traditional biography of Mohammad presents his career as a remarkable combination of religion and politics and this combination can fairly be seen as a Prophet until he became a successful politician, but at the same time, his political opportunity turned on his credentials as a Prophet.[15]

ایک اور جگہ مائیکل کک لکھتا ہے کہ اسلامی انقلاب اصل میں سیاسی اقتدار پر مشتمل تھا۔

"Mohammad, as Arab merchant turned Prophet and politician who in 620 established a theocratic state.[16]

مائیکل کک نے پیغمبر اسلام ﷺ کو ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے پیش کیا اور ان کی سیاسی کامیابیوں کا اعتراف بھی کیا لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی لکھا کہ ان کی سیاست کی وجہ سے ان کے پیغمبرانہ منصب کو بھی طاقت ملی۔

میکسم روڈنسن اور پیغمبر اسلام کی سیاسی بصیرت "Muhammad" سیرت پر لکھی جانے والی اس کی کتاب فرانسیسی زبان میں تھی اس کتاب میں مصنف نے محمد ﷺ کے قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا: عرب کے لوگ محمد ﷺ کی ذہانت، دور اندیشی، مکمل اخلاق اور اعتدال پسندی کے معترف ہو چکے تھے۔

"People of Arab must have been struck by his intelligence, his calm, moral perfection, confidant and balanced manner.[17]

پیغمبر اسلام ایک روحانی پیشوا...... مغربی فکر کے آئینے میں:

کیرن آرم سٹرانگ کے نزدیک محمد ﷺ کی نبوت کسی تاریخی اور روحانی پیشوا کی طرح ہے جس میں غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہوں وہ آپ ﷺ کی نبوت کا تقابل روحانی کردار "ارشمیدس" کرتی ہے۔

ارشمیدس جرمن مفکر، حساب دان اور ماہر فلکیات جب اپنا کوئی مشہور اصول دریافت کر لیتا تو چیختا۔ وہ حقیقی معنوں میں کسی تخلیقی فکر اور داخلی بصیرت پانے پر وجدان کی کیفیت پا لیتا۔

"Euraka" Archimedes, when he discovered his famous principle crying "Euraka" I have found it. He was in a receptive frame of mind and the solution seemed to have entered unbidden as it had an existence independent of his mind.[18]

ایک جگہ پر وہ آپ ﷺ کی نبوت کو کسی شاعرانہ تخیل کی مانند قرار دیتی ہے: محمد اس شاعر کے برعکس جو کسی نظم کو سن کر بتدریج روشنی کی طرف آتا ہے، باطنی طور پر روحانیت کی طرف مائل ہوتے اور اپنی روح کی گہرائیوں میں اتر کر کسی مسئلے کا حل تلاش کرتے۔

We shall see him turning inwards and searching his own soul for a solution to a problem, rather as a poet. Listen to the poem that he is gradually hauling to light.[19]

---

[15]Micheal Cook, *Muhammad* (United Kindom: Oxford University Press, 1983), 51.
[16]Ibid, 2.
[17]Maxim Rodinson, *Muhammad*. Translated by Anne Carter (USA: The Penguin Press, 1971), 49.
[18]Karen Armstrong, *Muhammad: A Biography of the Prophet* (London: Phoenix Press, 2001), 85.
[19]Ibid, 89.

کبھی کیرن معاملے میں قیاس آرائی کرتے ہوئے اسے ایک جن کا حملہ قرار دیتی: محمد کا تصور ایک جن کا سا تھا جو جس کسی آتش ناک روح کی طرح ہو تا جو عرب کے لق ودق صحراؤں میں مسافروں کو تنگ کرتی، موسیقاروں کے دل میں لطیف خیالات پیدا کر کے وجدان پیدا کرتی۔

It seemed to him that a devastating presence had burnt into the cave, where he Was sleeping and gripped him in overpowering embrace, Mohammad was being attacked by Jinni, one of fiery spirit who haunted the Arabian steps, inspired the bards and soothsayers.[20]

کیرن آرم سٹر انگ نے ایک جگہ اپنی کتاب میں محمد ﷺ کی نبوت کو عیسائی راہبہ سے تشبیہ دی، لکھتی ہے: محمد ﷺ کی زندگی کے معراج کے واقعات کے تجربات اس عیسائی راہبہ کے تجربات کے مماثل ہیں جو شہید ہو گئی تھی۔

Some aspects of the Isra and the Miraj are very close to mystical imitations when people are making a painful passage from one mode of life to another , it is for example uncannily similar to the young matron Perpetua, Christian martyr.[21]

کیرن جب اپنی کتاب میں نزول وحی کا ذکر کرتی ہے تو اس کے بیان سے اسکی غیر واضح اور مبہم سوچ کا پتہ چلتا ہے لکھتی ہے: "غار حرا میں جب فرشتہ آیا تو محمد ﷺ پر خوف اور دہشت طاری ہو گئی یہاں تک کہ فرشتوں نے بھی اسے ہولناک مصیبت جانا اور اپنے پروں کے نیچے چھپ گئے اور سمجھے کہ غلطی سے فرشتہ یہ پیغام لے کر آگیا ہے [22]

وحی سے متعلق کیرن جو اصطلاحات ذکر کرتی ہے وہ نبوت سے متعلق مغربی سوچ کی عکاس ہے وہ نبوت سے متعلق کسی غیر واضح اور مبہم تصور پیدا کرتی ہے۔ مثلاً

پریشانی	Malaise [23]
روحانی مشقیں	Spiritual Retreat [24]
فرشتے کی غلطی	Mistake of an Angle [25]
ربانی جبر	Divine Rape [26]
الہام	Inspiration [27]
روحانی مشاہدہ	Searching Soul [28]

[20]Karen Armstrong, *Muhammad: A Biography of the Prophet* (London: Phoenix Press, 2001), 21.
[21]Ibid, 141.
[22]Ibid, 84.
[23]Karen Armstrong, *Muhammad: A Prophet for Our Time* (New York: Harper Collins, 2006), 74.
[24]Ibid, 82.
[25]Ibid, 83.
[26]Ibid, 84.
[27]Ibid.
[28]Ibid, 89.

غیر صریح پیغام Explicit Message [29]

گہرا وجدان Deeper Understanding [30]

مندرجہ بالا اصطلاحات جو کیرن نے نبوت کی تفہیم کیلئے استعمال کی ہیں ان پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وحی کی تفہیم کیلئے ان الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جس سے دین اسلام کے اس بنیادی اور محقق عقیدے پر زک لگانے کی کوشش کیا جاتی ہے۔

مائیکل کک کی نظر میں محمد ﷺ ایک روحانی پیشوا "Muhammad: Past Masters" مائیکل کک کی سیرت پر لکھی جانے والی کتاب ہے جس میں وہ منصب نبوت سے متعلق اپنے ذہنی اشکالات کو بیان کرتے ہوئے اسے کسی مجنون، شاعر یا بد روح سے تشبیہ دیتا نظر آتا ہے کبھی وہ لکھتا ہے کہ وہ کسی دماغی مرض کا شکار تھے اسی لیے کفار و مشرکین مکہ نے انہیں دین اسلام کی تبلیغ چھوڑ دینے کے عوض ان کو بادشاہ بنا دینے اور ان کے دماغی مرض کا علاج کروا دینے کی پیشکش کی تھی، لکھتا ہے: محمد ﷺ کے لیے وحی کے نزول کا تجربہ اتنا پریشان کن تھا کہ وہ سمجھے کہ ان پر کسی کی جن کا، یا بد روح کا سایہ ہو گیا ہے اور وہ مجنون ہو گئے ہیں۔ [31]

اسی طرح ایک جگہ مائیکل کک لکھتا ہے کہ محمد ایک موقع پر بت پرستی کی اجازت دینا چاہ رہے تھے کیونکہ مشرکین نے انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ دین اسلام کی تبلیغ چھوڑ دیں اس کے عوض وہ انہیں بادشاہ بنا دینگے اور ان کا نفسیاتی علاج بھی کروا دینگے۔

"There was no real trouble until Muhammad began to disparage the local pagan gods. This was considered offensive. Even then the pagan showed great willingness to compromise. They offered to make Muhammad a king, or to obtain suitable medical treatment for his psychotic condition. Certainly on the one occasion when Muhammad yielded to the temptation to allow the pagan god a place in his religion"[32]

مغربی ذہن کے اشکالات:

مجموعی طور پر مغربی ذہن کے اشکالات کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ انیسویں صدی میں مستشرقین کی نبوت سے متعلق فکر ماضی کے مقابل جدا تھی ماضی میں تصنیف شدہ لٹریچر میں اتہامات و مفروضات کے سوا کچھ نہ تھا لیکن اب مغرب نے منصب نبوت سے متعلق منطقی رسائی حاصل کر لی تھی جس کے مطابق محمد ﷺ ایک روحانی پیشوا، غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک، وجدان رکھنے والی شخصیت تھے جیسا کہ اوپر کچھ شخصیات کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہی مغربی مفکرین جب اپنے مذہب یا نبیوں کا ذکر کرتے ہیں تو یہ اشکالات تب انہیں نہیں گھیرتے۔ مثلاً میکسم روڈنسن کی نظر میں محمد ﷺ ایک روحانی پیشوا۔

میکسم پیغمبر اسلام کی نبوت کو ایک روحانی تجربے کے طور پر پیش کرتا ہے جو جنوبی اور مشرقی ایشیا اور آسٹریلیا کی مختلف شخصیات کو بھی ہو چکا ہے۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

---

[29]Ibid.
[30]Ibid, 225.
[31]Micheal Cook, *Muhammad* (United Kindom: Oxford University Press, 1983), 15.
[32]Maxim Rodinson, *Muhammad*. Translated by Anne Carter (USA: The Penguin Press, 1971), 56.

محمد ﷺ کو ایک خاص قسم کے ذہنی تجربے سے گذرنا پڑا جیسا کہ جنوبی اور مشرقی ایشیا اور آسٹریلیا کے جادوگروں سمیت دیگر ممالک میں" شمن"[33] نامی لوگوں کو ہوا ہے جو اپنے لاشعور میں یہ گمان کرتے ہیں کہ ان پر کسی روح کا غلبہ ہوا ہے جو ان کے اندرونی اعضاء کو تبدیل کر کے نئے اعضاء دے سکتی ہے۔

"Muhammad had some mental experience of the kind known to many "Shammans" of North and Central Asia and Australian magicians. At the moment of their imitation, they feel that a spirit has taken away their internal organs and replace them with new ones.[34]

نبوت کی مغربی تشریح اور اس کے اثرات:

نبوت سے متعلق مغربی ذہن کے اشکالات اور ان کی تفہیم ذکر کرنے کے بعد دنیائے مشرق و مغرب میں ان کے کیا اثرات ہوئے۔ مشہور نو مسلم مفکر اور دانشور محمد اسد اس پر یوں قلم اٹھاتے ہیں: مستشرقین اسلامی ادب سے متعلق اپنی تحقیق کی بنیاد تاریخی حقائق پر رکھنے کے بجائے اپنے پہلے سے متعین مقاصد کے حصول پر رکھتے ہیں جو سراسر تعصب پر مبنی ہوتے ہیں۔ جنھیں وہ تحقیق کے در پردہ پیش کرتے ہیں اور اپنے مطلوبہ نتائج سے متعلق شواہد گھڑتے اور سیاق و سباق سے ہٹ کر اسلامی روایات کی من چاہی تاویلات کے ذریعے تاریخی حقائق کو مسخ کرتے ہیں۔ [35]

دین اسلام اور پیغمبر اسلام سے متعلق مصادر کے تراجم میں من چاہی تاویلات کا سہارا لے کر اور منصب نبوت کی خود ساختہ تفہیم کی وجہ سے یہ مستشرقین اپنی تحاریر کے ذریعے مسلم اور مغربی ذہن میں شکوک و شبہات پیدا کر دیتے ہیں۔[36] ان شکوک و شبہات کو پیدا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے دل میں توحید و رسالت سے متعلق حقائق کو مسخ کر دیا جائے ترقی و تمدن کے نام پر ان کی تاریخ، ثقافت اور مذہبی عقائد میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ اور نئی نسل کی اس کے مطابق ذہن سازی کی جائے۔[37] مندرجہ بالا مستشرقین کی نبوت سے متعلق آراء ذکر کی گئیں ہیں جن میں پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت کو ایک روحانی، غیر معمولی طاقتوں کے حامل شخص کے مماثل شخصیات کے طور پر دکھایا گیا ہے جو دنیا میں مختلف خطوں میں پائے جاتے ہیں۔

مغربی لوگوں کے لیے وحی کی تفہیم ایک انتہائی مشکل امر ہے حالانکہ وہ خود بنی اسرائیل کے انبیائے کرام پر ایمان لاتے ہیں[38] اگر ان کی نبوت پر انہیں کوئی اشکال نہیں تو پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت کی تفہیم میں اشکالات ان کے مذہبی تعصب اور جانبداری کی علامت ہیں۔ مثلاً مذہب عیسائیت کے پیروکار عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ حلول، عقیدہ مصلوبیت، عقیدہ حیات بعد الممات اور عقیدہ کفارہ پر ایمان لاتے ہیں اور انہیں خدا کی ذات سے تبدیل ہو کر انسان مانتے ہیں[39] لیکن خدا کے علاوہ انہیں کسی اور مافوق الفطرت طاقتوں کی حامل شخصیت کے مماثل قرار نہیں دیتے۔

---

[33]Phil Hine, *Walking Between the Worlds: Techniques of Modern Shamanism* (New York: Pagan News Publications, 1986), 6.

[34]Micheal Cook, *Muhammad* (United Kindom: Oxford University Press, 1983), 34.

[35]Mohammad Asad, *Islam at Cross Road* (Gibraltar: Dar-Al Andalus, 1982), 49-50.

[36]Ibid, 55-56.

[37]الاستاذ نذیر حمدان، **الرسول فی کتابات المستشرقین** (سعودی عرب: رابطہ العالم الاسلامی، س۔ن ء)، 98۔

[38]ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی، **الاستشراق والمستشرقون ما لھم وما علیھم**، مترجم: نور الحسن خان (لاہور: مرکز اہل سنت برکات رضا، 2008ء)، 43۔

[39]H. Moutice Relton, *Studies in Christian Doctrine* (London: MacMillian Publishers, 1960), 28.

یونہی مذہب یہودیت میں اگرچہ یہودی انبیائے کرام کی تکذیب کرتے[40] اور انہیں بلاوجہ قتل کے مرتکب بھی ہوئے[41] اور ان افعال پر انہیں کوئی ندامت دامن گیر نہ ہوئی۔[42] لیکن انہوں نے اپنے انبیاء کی نبوت کو کسی روحانی شخصیت یا مافوق الفطرت شخص سے تشبیہ نہیں دی۔ تمام شکوک و شبہات صرف محمد ﷺ کی نبوت سے متعلق ہی کیوں پیدا کیے گئے کیونکہ اولاً دیگر انبیائے کرام کے حالات مکمل و مستند نہیں تھے دوم یہ کہ وہ کسی خاص زماں و مکاں کے لیے نبوت لائے تو وہ نبی جس کی نبوت قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے ہے مغرب کو اسی کی نبوت سے خطرہ ہے لہٰذا اسی کی حقائق سیرت کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی۔

مغرب کا نبوت سے متعلق فکری ارتقاء اور اس کے اثرات:

قدیم مستشرقین کی تحاریر میں غیر تحقیقی و غیر سنجیدہ طرز تحریر نظر آتا ہے لیکن انیسویں صدی میں جب مغرب میں فکری شعور بیدار ہوا منطقیت اور تحقیق کو فروغ ملا تو مغرب کے معتدل اہل علم نے اپنے پیش روؤں کی غیر تحقیقی ادب اور خود ساختہ نظریات کو رد کر دیا کیونکہ دور حاضر میں قدیم تاریخی افسانوں کی کوئی جگہ نہیں تھی۔[43] مثلاً فلپ کے ہٹی نے اپنی کتاب "Islam and the West" کے صفحہ نمبر 311 میں، ہمفرے پریدو نے اپنی کتاب "The True Nature of Imposture Fully displayed in the Life of Mohemet" کے صفحہ نمبر 54 پر سابقہ لغویات کی سختی سے تردید کی۔[44]

تھامس کارلائل وہ پہلا مغربی مفکر تھا جس نے غیر جانبداری کا ثبوت دیتے ہوئے مستشرقین مغرب کے اس قدیم طرز تحریر کو چیلنج کرتے ہوئے ان الفاظ کے ساتھ نہ صرف مسترد کیا بلکہ اسے مغرب کے لیے باعث ندامت کہا:

"The lies which well-meaning zeal has heaped round this man, are disgraceful to ourselves only"[45]

خلاصہ بحث:

قدیم مستشرقین کی تحاریر میں پیغمبر اسلام سے متعلق محض دشنام طرازی اور غیر سنجیدہ گفتگو کے سوا کچھ نہیں ہے جبکہ دور حاضر میں ان کی تحاریر میں پیغمبر اسلام ﷺ کی قائدانہ اور عسکری صلاحیتوں کو کھلے دل سے سراہا گیا ہے۔ اسوہ حسنہ سے متعلق مغرب ذہن کے ہر دو صورتوں میں جو اشکالات رہے وہ ان کے مطالب ہیں تاکہ محمد ﷺ کی نبوت سے متعلق شکوک و ابہام کیے جا سکیں ورنہ عیسیٰ علیہ السلام جن کے معاشرتی کردار سے متعلق تاریخ خاموش ہے اور محض روحانیت کا درس دیتی ہے[46] اور نہ ہی موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ ﷺ کی نبوت زماں و مکاں تک محدود ہے کہ خود ساختہ نظریات اور مفروضات کو جگہ مل سکے۔ علمی اعتبار سے بڑی خیانت یہ ہے کہ اہل کتاب (مستشرقین) اپنے انبیاء سے متعلق نبوت کو ان

---

(40) **البقرہ**,87

(41) **البقرہ**,61

42 منیر احمد جوئیہ، **آئینہ صیہونیت** (لاہور: طیب پبلشرز، 2010ء)، 29۔

43 Philip. K. Hitti, *History of the Arabs* (USA: MacMillian Publishers, 1970), 54.

44 ڈاکٹر عبد القادر جیلانی، **اسلام، پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر** (لاہور: بیت الحکمت، 2005ء)، 153۔

45 Thomas Carlyle, *On Heroes, Hero-Worship, and The Heroic in History* (Newyork: Longmans, Green and Co, 1906), 311.

46 Abd Al-Jabbar Danner, *The Islamic Tradition: An Introduction* (Lahore: Institution of Islamic Culture, 2001), 53.

پیمانوں پر نہیں ناپتے جن پر پیغمبر اسلام کی نبوت کو ناپتے ہیں۔ مغربی ذہن (منتخب مستشرقین کے حوالے سے) ایک نبی کو بہترین لیڈر، قائد، انقلاب انگیز شخصیت تو مان سکتا ہے مگر نبوت کی صفت سے متصف ماننے میں ان کے لیے سیکولر ازم اور لبرل ازم کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ اس لیے وہ نبوت کو کسی جن، روحانی شخصیت اور شمن سے تشبیہ دیتے ہیں۔

تاریخ اور تحقیق دونوں کے مطابق سیرت ﷺ ظاہر، واضح اور اٹل ہے۔ منصب نبوت عطائے الٰہی ہے مغربی تصدیق کی محتاج نہیں البتہ مستشرقین کی تصانیف ہر دور میں قابل تنقیح وتنقید ہیں تاکہ سیرت ﷺ کی روشنی سے دنیا منور رہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی عالمگیر شخصیت سے مغرب کو کیا خطرات ہیں جس نے مغرب کو قلم اٹھانے پر مجبور کیا؟ پیغمبر اسلام کی نفسیات کو شخصی اور نبوی پہلوؤں پر تحقیقی انداز سے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں پیغمبر اسلام کی نفسیاتی کیفیت کا اہل کتاب کے انبیائے کرام کی نفسیات سے تقابل کیا جاسکتا ہے۔ تحقیق کے لیے ان خطوط پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆